حِزبُ البَحرِ

من أجل أوراد الطريقة الشاذلية

مقدمة حزب البحر، حزب البحر، حزب النصر

للقطب الغوث الفرد الشيخ السيد الإمام

أبي الحسن علي بن عبد الله الشاذلي رحمه الله

بإسناد

الشيخ الشريف الحسني عبد الناصر
أبي بكر الصديق الخيري المشيشي زيد مجده

بعناية

الدكتور عمير محمود الصديقي
الشاذلي المشيشي عفي عنه

ITQAN PUBLISHERS

سیدنا امام ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ

(سوانح اور تعلیمات)

شیخ، امام، حجۃ الصوفیاء، زین العارفین، استاذ الاکابر، عالم باللہ، زمزم الاسرار، معدن الانوار، قطب، غوث، جامع، مجاہد فی سبیل اللہ، تقی الدین ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار بن تمیم بن ہرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف بن یوشع بن ورد بن بطال بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن محمد بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، المعروف امام ابو الحسن شاذلی تونس کے قریب ایک شہر شاذلہ میں ۵۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک یوں تھا کہ آپ کا رنگ گندمی، جسم دبلا پتلا، قد لمبا، رخسار باریک تھے اور ہاتھوں کی انگلیاں لمبی تھیں، گویا کہ آپ حجازی (اہلِ حجاز) معلوم ہوتے تھے۔ دل آپ کی طرف مائل ہو جاتے اور آنکھیں آپ پر فریفتہ ہو جاتی تھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے باطن میں ایک خاص راز ودیعت فرمایا تھا۔ آپ اپنی عاجزی وانکساری سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے اور اپنی خوبیوں سے لوگوں کو اپنا غلام بنا لیتے۔ آپ نہایت فصیح اللسان اور بلیغ المعانی تھے، گفتگو نہایت شیریں، چہرہ ہمیشہ تبسم سے روشن رہتا۔ آپ کی گفتگو ایسی دل آویز تھی کہ کوئی اس سے اکتاہٹ محسوس نہ کرتا تھا۔ آپ ہر مسجد کے لیے خوبصورت لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے پوری زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے"۔

یعنی اس سر زمین پر جہاں کہیں بھی انسان موجود ہو، وہی مسجد ہے۔ چنانچہ حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ عمدہ لباس میں ملبوس رہا کرتے تھے۔ آپ بنفس نفیس زراعت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ امام ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ۱۱۸ اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ بھی لکھا ہے۔ جب اہل غرب کی طرف سے مصر پر حملے کا ارادہ کیا گیا تو آپ مجاہدین کے ساتھ منصورہ تشریف لے گئے۔ یہ آپ علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ کا آخری دور تھا اور اگرچہ آپ کی آنکھیں کافی کمزور ہو چکی تھیں تاہم آپ منصورہ کی طرف جانے والے مجاہدین کے دستے کے سب سے اول حصے میں شامل تھے۔

آپ علیہ الرحمۃ نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت و علوم دینیہ کا علم حاصل کیا۔ آپ اپنے احباب کو نصیحت فرماتے کہ وہ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

۱۔ ختم الاولیاء، حکیم ترمذی

۲۔ المواقف والمخاطبات، شیخ محمد بن عبدالجبار نفری

۳۔ قوت القلوب، ابو طالب مکی

۴۔ احیاء العلوم، امام غزالی

۵۔ الشفاء، قاضی عیاض

۶۔ المحرر الوجیز، ابن عطیہ

آپ فرماتے تھے کہ تم قوت القلوب کا مطالعہ کیا کرو یہ روح کی غذا ہے۔ آپ کا فرمان ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاحیاء" علم کا وارث بناتی ہے اور "قوت القلوب" سے نور عطا ہوتا ہے۔

حضرت امام ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ غمارہ سے ۶۲۰ھ میں روانہ ہوئے اور براستہ تونس حج کی ادائیگی کے بعد بغداد تشریف لے گئے۔ بغداد میں آپ کی ملاقات اکابر صوفیا سے ہوئی جن سے آپ نے قطب وقت کے بارے میں سوال کیا۔ اولیاء نے آپ کی رہنمائی حضرت شیخ ابو الفتح واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف فرمائی۔ حضرت شیخ واسطی نے فرمایا: آپ قطب کی تلاش میں عراق پہنچ گئے ہیں جبکہ قطب تو آپ کے شہر میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر واپس چلے جائیں آپ کی ملاقات قطب سے ہو جائے گی۔ جب آپ واپس غمارہ تشریف لائے تو آپ کو معلوم ہوا کہ جس قطب کی آپ تلاش میں تھے وہ حضرت ابو محمد عبد السلام بن مشیش شریف حسنی رحمہ اللہ ہیں۔ جو کہ غمارہ میں جبل علم کی چوٹی پر ایک خانقاہ میں تطوان کے قریب رہائش پذیر تھے۔ امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک مدت تک آپ کی صحبت کو اختیار کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بصیرت کو کھول دیا۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں:

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ غمارہ میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے غمارہ کے اس پہاڑ کے دامن کے ایک چشمے میں غسل کیا اور اپنے علم و عمل سے باہر آگیا۔ آپ کی بارگاہ میں ایک ضرورت مند بن کر حاضر ہوا۔ آپ یکایک

میری طرف تشریف لائے۔ آپ کے جسم مبارک پر ایک پیوند لگی چادر تھی اور سر پر ایک موٹے کپڑے کی ٹوپی تھی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار تمہیں خوش آمدید! یہ رسول اللہ ﷺ تک میرا نسبی نام تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے علی آپ اپنے علم و عمل سے جدا ہو کر ضرورت مند بن کر ہمارے پاس آئے ہیں تو آپ نے ہم سے دنیا اور آخرت کی تونگری لے لی ہے۔ مجھ پر آپ کی دہشت طاری ہو گئی۔ میں آپ کی خدمت میں کچھ دن حاضر رہا یہاں تک کہ اللہ نے میری بصیرت کو کھول دیا۔

حضرت شیخ عبد السلام بن مشیش رحمہ اللہ جلیل القدر عالم دین اور قطب اکبر تھے۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کا بلاد مغرب میں وہی مقام ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ کا مصر میں تھا۔ امام شاذلی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص میرے استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی کہ میرے لیے کچھ اوراد اور وظائف لازم قرار دے دیں۔ شیخ اس پر سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ کیا میں رسول ہوں اور فرائض و واجبات کو متعین کرتا ہوں؟ فرائض معلوم ہیں۔ گناہ مشہور ہیں۔ تم فرائض کی حفاظت کرو اور گناہوں کا انکار کرو۔ اپنے دل کو دنیا کی چاہت، عورتوں کی محبت، حب جاہ، شہوات کی ترجیح سے دور رکھو۔ جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے تقسیم فرما دیا ہے اس پر قناعت کرو۔ پس جب تمہارے لیے رضا کا کوئی مقام نکل آئے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا اور جب تمہارے لیے ناپسندیدہ حالات کا کوئی راستہ نکل آئے تو صبر کرنا۔ اللہ کی محبت قطب ہے جس کے گرد تمام نیکیاں گھومتی ہیں۔ یہ سب جامع الانوار (یعنی انوار و تجلیات کو جمع کرنے والے مقام) کی اصل کرامات ہیں۔

حضرت شیخ عبد السلام بن مشیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام (مذکورہ) باتوں کا مصدر چار امور ہیں:

ورع کی سچائی، حسن نیت، اخلاص عمل اور علم کی صحبت۔ اور یہ تمام امور تمہیں اس وقت تک مکمل حاصل نہیں ہوں گے جب تک تم کسی صالح دوست یا ناصح شیخ کی صحبت اختیار نہیں کرو گے۔

جب امام شاذلی کی اپنے شیخ کے پاس مدت اقامت مکمل ہو گئی تو شیخ نے فرمایا: اے علی، آپ افریقہ روانہ ہو جائیں وہاں شاذلہ میں قیام فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کا نام شاذلی رکھے گا۔ اس کے بعد آپ تونس منتقل ہو جائیں وہاں آپ کے پاس اس شہر کا اقتدار لایا جائے گا۔ پھر آپ مشرق منتقل ہو جائیں وہاں آپ کو قطبیت کی وراثت عطا ہو گی۔ جب جدائی کا وقت آیا تو امام ابو الحسن نے اپنے شیخ سے عرض کی کہ سیدی مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اے علی، اللہ اللہ کرتے رہنا اور لوگوں کے حقوق کا بھی خیال رکھنا۔ اپنی زبان کو لوگوں کے ذکر سے اور اپنے دل کو ان کی طرف جھکنے سے پاک رکھنا۔ تم پر لازم ہے کہ اپنے اعضاء کی حفاظت کرنا اور فرائض کو ادا کرتے رہنا، اللہ تم پر اپنی ولایت کو مکمل فرمائے گا۔ لوگوں کا ذکر صرف اسی صورت میں کرنا جب اللہ کا تم پر حق واجب ہو، اس طرح تمہارا تقویٰ مکمل ہو جائے گا۔

امام ابو الحسن فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اے رب تو نے مجھے شاذلی کا لقب کیوں عطا کیا؟ تو مجھ پر القاہوا: "إِنَّمَا أَنْتَ الشَّاذُّ لِيْ" یعنی تم میرے دین کی خدمت اور میری محبت کے لیے ہی ہو۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی، آپ مصر تشریف لے جائیں، وہاں آپ چالیس صدیقین کی تربیت فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ مصر میں اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کا کار عظیم سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی مجلس میں شیخ عزالدین بن عبد السلام، شیخ تقی الدین بن دقیق العید، شیخ عبد العظیم منذری، ابن صلاح، ابن حاجب، شیخ جمال الدین عصفور، شیخ نبیہ الدین ابن عوف، شیخ محی الدین بن سراقہ، حضرت خاتم الاولیاء ابن العربی رحمہ اللہ کے شاگرد ابوالعلم یاسین اور شیخ امام قاضی القضاہ بدر الدین بن جماعہ حاضر ہوا کرتے تھے۔

شیخ عارف مکین الدین اسمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں منصورہ میں ایک خیمہ میں داخل ہوا اس میں امام عزالدین بن عبد السلام، شیخ مجد الدین قشیری، شیخ محی الدین بن سراقہ، شیخ مجد الدین اخمیمی اور امام ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور ان بزرگوں کے سامنے رسالہ قشیریہ پڑھا جارہا تھا اور وہ اس کے معارف کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اس مجلس میں امام ابوالحسن شاذلی خاموش تھے۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے کلام سے فارغ ہوگئے تو انہوں نے کہا کہ یا سیدی ہم آپ سے بھی کچھ سننا چاہتے ہیں۔ امام ابوالحسن شاذلی نے فرمایا: آپ سب اپنے وقت کے سادات اور اکابرین ہیں۔ آپ سب کلام فرما چکے ہیں (یہ کافی ہے)۔ ان سب نے کہا کہ ہم آپ سے ضرور کچھ سننا چاہیں گے۔ شیخ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر آپ نے عجیب اسرار و رموز اور علوم جلیلہ بیان فرمائے۔ امام عزالدین بن عبد السلام کھڑے ہوئے اور خیمہ سے باہر تشریف لے گئے اور باہر جا کر فرمایا:

"اس منفرد گفتگو کو سنو جو تمہیں اللہ کے قریب کر دے گی"۔(لطائف المنن: ص ۶۷)

امام ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ جب کسی کو ولی بناتا ہے تو اسے ولی کے مرتبہ پر فائز کرنے سے قبل اس کی محبت میرے دل میں ڈال دیتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو رد کر دیتا ہے تو اسے رد کرنے سے قبل اسے میرے دل سے دور کر دیتا ہے۔(لطائف المنن: ص ۶۸)

جب حضرت امام شاذلی سفر حج سے واپس تشریف لائے تو آپ اپنے گھر جانے سے قبل امام عز الدین بن عبد السلام کے پاس تشریف لے گئے اوران سے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو سلام فرمایا ہے۔ شیخ عز الدین بن عبد السلام نے خود کو اس کا اہل نہیں جانا اور بہت عاجزی اور انکساری کا اظہار کیا۔(لطائف المنن: ص ۶۹)

حضرت شیخ ابو العباس مرسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں شیخ ابو الحسن کے ساتھ قیروان میں تھا کہ شب جمعہ ماہ رمضان المبارک کی ۲۷ ویں رات کو شیخ جامع مسجد میں داخل ہوئے اور احرام کی نیت فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ اولیاء عظام آپ کے ارد گرد اس طرح جمع ہیں جس طرح مکھیاں شہد پر جمع ہوتی ہیں۔ جب صبح ہوئی اور ہم جامع مسجد سے روانہ ہوئے تو شیخ امام ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا:

گذشتہ رات شب قدر تھی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے علی، تم اپنے لباس کو ہر طرح کے میل سے پاک رکھو تم ہر سانس میں اللہ کی مدد پاؤ گے۔ میں نے عرض کی کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ میر الباس کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں پانچ خلعتیں عطا فرمائی ہیں:

۱۔ خلعت محبت ۲۔ خلعت معرفت ۳۔ خلعت توحید

۴۔ خلعت ایمان ۵۔ خلعت اسلام

جس نے اللہ سے محبت کی اس کے لیے ہر چیز آسان ہو جاتی ہے۔

جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی اس کے لیے ہر شے چھوٹی ہو جاتی ہے۔

جو اللہ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے وہ کبھی اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

جو اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

جو اللہ کا فرمانبردار ہو جائے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور اگر نافرمانی ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے اور جب بندہ اللہ کی بارگاہ میں اپنی معذوری کا اظہار کرتا ہے تو اللہ اس کا عذر قبول فرمالیتا ہے۔

امام ابوالحسن شاذلی فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے اللہ کے اس فرمان ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ٤) کا مفہوم سمجھ آیا۔ (لطائف المنن: ص ۱۷)

حضرت امام ابوالحسن شاذلی سے پوچھا گیا کہ سیدی، آپ اہل تصوف کے علوم پر مشتمل کوئی ایسی کتاب کیوں تحریر نہیں فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کی طرف رہنمائی کرنے والی ہو؟ آپ نے فرمایا: "كُتُبِيْ أَصْحَابِيْ" یعنی میری کتب و تصانیف میرے دوست ہیں۔ (لطائف المنن: ص ۱۵)

حضرت امام ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے صحراء عیذاب میں ہوئی اور آپ فرماتے ہیں:

تمام اولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حیات ہیں اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے کہ ہر زمانہ کے اولیاء نے آپ سے ملاقات فرمائی ہے اور استفادہ کیا ہے۔ اولیاء کے مابین یہ بات اس حد تک مشہور ہے کہ اس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

خاتم الاولیاء شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعود بن شبل رحمۃ اللہ علیہ ایک روز حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں جھاڑو دے رہے تھے تو حضرت خضر علیہ السلام آپ کے سر کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا: السلام علیکم! حضرت ابو سعود رحمہ اللہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور جواباً وعلیکم السلام کہا اور پھر اپنے اسی کام یعنی جھاڑو دینے میں مصروف ہو گئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے میری طرف سے بے نیازی کا اظہار کیا گویا کہ مجھے پہچانا ہی نہیں۔ حضرت ابو سعود نے فرمایا: کیوں نہیں میں نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: پھر آپ نے میری طرف توجہ کیوں نہیں کی؟ حضرت ابو سعود نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا: جب سے میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا ہوں تو آپ نے مجھ میں کوئی ایسی بات نہیں ترک فرمائی کہ اس کے لیے مجھے کسی اور کی ضرورت ہو۔

شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے اپنے سفر سیاحت میں اللہ سے عرض کی کہ: اے میرے معبود میں تیرا شکر گزار بندہ کب بنوں گا؟ تو کسی کہنے والے نے مجھ سے کہا: جب تو اپنے سوا کسی ایسے

شخص کو نہ دیکھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا ہو۔ میں نے عرض کہ: اے میرے معبود یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے سوا کسی ایسے شخص کو نہ دیکھوں جس پر تو نے انعام فرمایا ہو، جب کہ تو نے انبیاء، علماء اور بادشاہوں پر بھی انعام فرمایا ہے۔ تو کسی کہنے والے نے کہا کہ اگر انبیاء نہ ہوتے تو تمہیں ہدایت نہیں ملتی۔ اگر علماء نہ ہوتے تو تم کس کی اقتداء کرتے۔ اور اگر بادشاہ نہ ہوتے تو تم پر امن نہ ہوتے۔ تو ہر شے تم پر میری ہی نعمت کا انعام ہے۔ (لطائف المنن: ص۷۹)

امام شاذلی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث: "إنه ليغان على قلبي فأستغفر الله في اليوم سبعين مرة" "میرے دل پر کبھی پردہ چھا جاتا ہے تو میں اللہ سے ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں" سنی تو دل میں اس کے معنی پر اشکال وارد ہوا۔ خواب میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مبارک! یہ انوار کا پردہ ہے نہ کہ اغیار کا حجاب۔ (لطائف المنن: ص۸۱)

آپ کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ مدینہ طیبہ (زادہا اللہ تشریفا وتعظیما) حاضر ہوئے تو حرم کے دروازے پر دن کی ابتداء سے نصف النہار تک ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے رہے اور رسول اللہ ﷺ سے حاضری کا اذن طلب کرتے رہے۔ جب آپ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں اسی طرح کھڑا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اجازت نصیب ہو جائے۔ بے شک اللہ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ (الأحزاب: ۵۳) "اے ایمان والو! نبی

کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ"۔ آپ نے روضہ شریفہ (علی ساکنہا افضل الصلاۃ والسلام) سے ندا سنی: اے علی داخل ہو جائیں۔ امام شاذلی روضہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفْضَلَ وَأَزْكَى وَأَسْنَىٰ وَأَعْلَى صَلَاةٍ صَلَّاهَا أَحَدٌ مِنْ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ، أَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَّكَ بَلَّغْتَ مَا أُرْسِلْتَ بِهِ، وَنَصَحْتَ أُمَّتَكَ، وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ، وَكُنْتَ كَمَا قَالَ اللهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوْفٌ رَّحِيمٌ﴾(التوبة: ١٢٨)

حضرت امام ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ متابعت کی حقیقت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شے میں، ہر شے کے ساتھ اور ہر شے کے پاس جس ہستی کی اتباع کی جائے اسی کو دیکھنا۔ (الطبقات الکبری: ص ۲۹۲)

شیخ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ دنیا کی محبت دل سے نکل جانے کی علامت کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نہیں معلوم۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا کی محبت دل سے نکل جانے کی علامت یہ ہے کہ جب دنیا پانے کا موقع ملے تو اسے خرچ کر دو اور جب دنیا نہ ملے تو اس کے نہ ہونے کے سبب دل کو راحت ملے اور تکلیف محسوس نہ ہو۔ (لطائف المنن: ص ۸۱)

حضرت شیخ احمد بن عطاء اللہ سکندری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کا طریقہ سب سی بڑی بے نیازی اور عظیم وصال یعنی قرب الٰہی تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ وہ نہیں جو تمہاری مشقت کی طرف تمہاری رہنمائی کرے بلکہ شیخ وہ ہے جو تمہاری راحت کی طرف رہنمائی کرے۔ بلاد مغرب میں آپ کی زیر تربیت ابوالحسن صقلی، عبد اللہ جیبی، شہاب الدین احمد بن عمر انصاری مرسی، الحاج محمد قرطبی، ابوالحسن بجاوی، ابو عبد اللہ بجائی، وجہانی اور خراز جیسے اکابرین نے استفادہ کیا۔ جبکہ مصر میں آپ کی صحبت بابرکت سے شیخ مکین الدین اسمر، شیخ عبدالحکیم، شیخ شریف بونی، شیخ عبد اللہ لقانی، شیخ عثمان بورنجی اور شیخ امین الدین جبریل مستفید ہوئے۔ آپ کا طریق حضرت شیخ عبدالسلام بن مشیش علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب ہے اور شیخ عبدالسلام کی نسبت حضرت عبدالرحمن مدنی سے اول الاقطاب حضرت سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم تک پہنچتی ہے۔ (لطائف المنن: ص ۸۳)

شیخ تقی الدین بن دقیق العید فرماتے ہیں: میں نے امام شاذلی سے زیادہ کسی کو عارف باللہ نہیں دیکھا۔ (حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ: ج:۱/ص:۵۲۰)

امام سبکی علیہ الرحمۃ طبقات شافعیہ میں فرماتے ہیں کہ امام عارف ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے سامنے امام غزالی علیہ الرحمۃ پر فخر فرمارہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں انبیاء علیہما السلام سے فرمایا کہ: کیا آپ دونوں کی امت میں ان جیسا کوئی عالم ہے؟ ان دونوں نے جواب میں کہا: نہیں۔ (طبقات شافعیہ کبری: ج: ۶/ ص:۲۵۷)

امام شاذلی فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ایک دوست نے ایک غار میں اپنا ٹھکانا بنالیا اور ہم اللہ کے قرب اور اس کی بارگاہ میں وصول کو طلب کرنے لگے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ ہم پر کل اللہ کی طرف سے دروازہ کھل جائے گا یا کل کے بعد کھل جائے گا۔ ہمارے پاس اچانک ایک پُر ہیبت شخص داخل ہوا۔ ہم نے ان سے کہا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں عبد الملک ہوں۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ اللہ کے ولیوں میں سے ہیں۔ ہم نے ان سے عرض کی کہ آپ کا حال کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا حال کیا ہو گا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کل اللہ کی طرف سے دروازہ کھل جائے گا یا کل کے بعد کھل جائے گا۔ اس کے لیے ولایت ہے نہ فلاح ہے۔ اے نفس! تو اللہ کی عبادت (بلا غرض) کیوں نہیں کرتا؟

آپ فرماتے ہیں کہ ہم سمجھ گئے یہ ہمارے پاس کس کی طرف سے تشریف لائے تھے۔ ہم نے اللہ سے توبہ کی اور استغفار کیا تو اللہ کی محبت کا دروازہ کھل گیا۔

اقوال

۱۔ جب تمہارا کشف اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے متصادم ہو تو اپنے کشف کو چھوڑ دو۔ اپنے نفس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت کی اتباع میں میری عصمت کی ضمانت دی ہے اور کشف والہام میں میری عصمت کا وہ ضامن نہیں ہے۔ (الطبقات الکبریٰ: ص: ۲۹۱)

۲۔ جب اللہ کا ذکر تمہاری زبان پر بھاری ہو جائے۔ تمہاری گفتگو میں لغو کی کثرت ہو

جائے۔ تمہارے اعضاء شہوات میں خوشی محسوس کریں اور تمہارے مفادات میں غوروفکر کا دروازہ بند ہو جائے تو جان لو کہ یہ سب تمہارے بڑے بھاری گناہوں کے باعث ہے یا تمہارے دل میں نفاق کی نیت تھی۔ اس صورت میں تمہارے پاس طریقت، اصلاح، اللہ کے احکامات کو مضبوطی سے تھامنے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے اخلاص کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ١٤٦) ''مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی وہ سنور گئے اور انہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لئے خالص کر لیا تو یہ مؤمنوں کی سنگت میں ہوں گے اور عنقریب اللہ مؤمنوں کو عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔ (الطبقات الکبری: ص ۲۹۲)

۳۔ حرام کے ارتکاب کی سزا آخرت میں عذاب ہے۔ اطاعت گزاروں کی سزا حجاب (اللہ سے دوری) ہے جب ان کی عبادات میں بے ادبی شامل ہو جائے۔ (الطبقات الکبری: ص ۲۹۲)

۴۔ نفاق کی علامت میں سے ہے کہ زبان پر اللہ کا ذکر کرنا بھاری ہو جائے۔ تم اللہ کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان پر ذکر کو آسان فرمادے گا۔

۵۔ اللہ کی قسم! اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اس لیے نازل نہیں فرمایا کہ وہ ان کی شان میں کمی فرمادے بلکہ اللہ نے ان کو اس لیے زمین پر اتارا کہ اللہ ان کو کامل فرما

دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمین پر نازل ہونے کا ذکر آپ کی تخلیق سے قبل ہی فرمادیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (البقرة: ٣٠) ''بے شک میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں جنت میں یا آسمان میں خلیفہ بناؤں گا۔ آپ جنت میں اللہ کے عرفان کے ساتھ اس کی عبادت فرماتے تھے اور جب اللہ نے آپ کو زمین پر اتارا تو آپ مکلف ہونے کی حیثیت سے اللہ کی عبادت فرماتے تھے۔ جب عبودیت کے یہ دونوں پہلو آپ میں جمع ہو گئے تو آپ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ آپ خلیفہ بن جائیں۔

٦۔ ایک خصلت ایسی ہے جو تمام اعمال کو برباد کر دیتی ہے۔ اکثر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے فیصلہ پر ناراضگی کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد: ٩) ''یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس (کتاب) کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل فرمائی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے''۔

٧۔ اکابر کی مجلس کے آداب میں سے ہے کہ ان کے عقائد کے بارے میں تجسس نہ کیا جائے اور علماء کی مجلس کے آداب میں سے ہے کہ ان سے کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو منقول نہ ہو۔

٨۔ مرید کے صدق کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی عبادت پر بدلہ طلب نہ کرے۔ وہ غلام جو اجرت پر کام کرے اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور نہ ہی اسے حرم

تک داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ محض اپنے آقا سے اجرت طلب کرنے کے سبب وہ اپنے آقا سے دور ہو جاتا ہے۔

۹۔ ہر وہ مرید جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ کے کھلنے کا دعویٰ کیا، جبکہ اس کے دل میں ابھی تک لوگوں کے مال کی لالچ باقی ہے، تو وہ جھوٹا ہے۔

۱۰۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جن کے ساتھ فقہ نفع نہیں دیتا۔ دنیا کی محبت، آخرت کو بھلا دینا، تنگدستی کا خوف اور لوگوں کا خوف۔

۱۱۔ ہمارے نزدیک اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ دنیا سے محبت کی جائے اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دی جائے۔

۱۲۔ جو شخص عبادت میں بے ادبی کرے، وہ اللہ تعالیٰ سے حجاب (پردے اور دوری) کی سزا میں مبتلا کر دیا جاتا ہے، اور جو اپنی موجودہ روحانی حالت سے غافل ہو جائے، وہ مزید ترقی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۔ جب تمہیں کثرت سے وساوس اور برے خیالات آنے لگیں تو کہو: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ: ﴿إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ، وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ﴾ (الفاطر: ١٦، ١٧) "پاک ہے وہ بادشاہ اور بہت زیادہ پیدا کرنے والا، اگر وہ چاہے تمہیں نابود کر دے اور نئی مخلوق لے آئے، اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے"۔

۱۴۔ دوڑ میں سب سے آگے نکلنے والے مرد، اہل علم و معرفت ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ عورتوں اور دنیا نے ان کی عقلوں کو چھین لیا تو شیطان ان کے ساتھ کھیلنے لگا۔ پس عورتوں اور دنیا سے ہوشیار رہو، سچائی اور تقویٰ کو لازم پکڑو، اور برے مقامات کو چھوڑ کر بلند درجات کی طرف بڑھو۔

۱۵۔ میں نے خواب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت اس آیت ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (الرحمن: ٢٦) کی قراءت کے وقت کی۔ آپ نے فرمایا: جو باقی ہے اس سے تعلق جوڑلو۔ جو فانی ہے اسے چھوڑ دو۔

۱۶۔ تصوف نفس کو بندگی کی تربیت دینے اور اسے ربوبیت کے احکام کے سامنے جھکانے کا نام ہے۔ صوفی میں چار اوصاف ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ کے اخلاق سے متخلق ہونا۔

۲۔ اللہ کے احکام کے قریب رہنا۔

۳۔ اللہ سے حیاء کرتے ہوئے اپنی نفس کی حمایت چھوڑ دینا۔

۴۔ اللہ کی معیت میں سچائی اور خلوص کے ساتھ ثابت قدم رہنا۔

۱۷۔ مجھے ایک رات یہ دعا سکھائی گئی:

"اللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَضَاءَكَ وَمَحَابَّكَ وَلِقَاءَكَ وَذَاتَكَ وَذَاتَ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وَسِرَّ ذَاتِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَالِيْ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ".

"اے اللہ، اپنے فیصلے، اپنی محبوب چیزوں، اپنی ملاقات، اپنی ذات، اپنے رسول ﷺ کی ذات اور اپنے رسول ﷺ کی ذات کے راز کو میری جان، میرے اہل وعیال، میری اولاد، میرے مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب بنادے"۔(آمین)

۱۸۔اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں رزق بارش کی طرح عطا کیا جائے تو "قل أعوذ برب الفلق" کی قراءت پر دوام اختیار کرلو۔

وصال

آپ نے فرمایا: جب میرا وصال ہو جائے تو تم پر لازم ہے کہ ابو العباس مرسی کی صحبت کو اختیار کرلو کیونکہ وہ میرے بعد میرے خلیفہ ہوں گے۔ان کا مقام تمہارے درمیان بہت عظیم ہو گا اور یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک جانے کا ذریعہ ہوں گے۔ آپ اس شب اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ذکر کرتے رہے جسے آپ کے ساتھیوں نے بھی سنا۔ آپ کہہ رہے تھے: اے میرے معبود! اے میرے معبود! جب آپ خاموش ہو گئے تو لوگ سمجھے کہ آپ سو گئے ہیں لیکن جب آپ کو حرکت دی گئی تو معلوم ہوا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے۔

اپنے وصال سے قبل آپ نے اپنے مریدین کو ابو العباس مرسی رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت فرمائی۔اس مقام پر ڈاکٹر عبد الحلیم محمود فرماتے ہیں کہ کہ شیخ کی اپنی اولاد امجاد بھی موجود تھی لیکن آپ نے انہیں اپنا خلیفہ مقرر کرنے کے بجائے اسے منتخب کیا جو اس منصب کے اہل تھے۔ہم امید کرتے ہیں کہ دور حاضر میں لوگ اس

راہِ طریقت کو ایسا کمائی کا ذریعہ نہیں بنائیں جو میراث میں اسی طرح منتقل ہوتی ہے جس طرح جائیداد تقسیم کی جاتی ہے۔ حضرت امام ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ کا وصال وادی حمیثرہ، مصر میں ۶۵۶ھ میں ہوا اور وہیں آپ کی تدفین کی گئی۔ آپ کا مزار اقدس اسی وادی میں مرجع خلائق ہے۔

حزب البحر

امام ابوالحسن شاذلی فرماتے ہیں:

اگر یہ دعا اہل عراق کے پاس ہوتی تو تاتاریوں کا فتنہ ان پر غالب نہ آتا۔

آپ کا فرمان ہے:

اپنی اولاد کو حزب البحر یاد کروایا کرو کیونکہ اس میں اسم اعظم ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری دعا پلک جھپکنے کی دیر میں قبول ہو تو تم پر لازم ہے کہ ان پانچ چیزوں کو اختیار کر لو۔

۱۔ اللہ کے احکامات پر عمل

۲۔ حرام سے اجتناب

۳۔ باطن کی طہارت

۴۔ توجہ کو مرکوز رکھنا

۵۔ بے قراری

﴿أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل: ٦٢)

"بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو"

وہ محروم ہے جو اللہ سے اس حال میں دعا کرے کہ اس کا دل غیر کے ساتھ مشغول ہو۔

سالکین کو چاہیے کہ دعاء حزب البحر ہر نماز عصر کے بعد روزانہ پڑھیں۔

مصادر

۱۔لطائف المنن في مناقب الشيخ أبي العباس المرسي وشيخه أبي الحسن الشاذلي، سیدی احمد بن عطاء اللہ سکندری، دار المقطم للنشر والتوزیع، ۲۰۱۷ء

۲۔طبقات الشافعية الكبرى، تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین سبکی، ناشر ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع، طبعہ ثانیہ ۱۴۱۳ھ

۳۔الطبقات الكبرى، امام عبد الوہاب شعرانی شافعی مصری، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، طبعہ ثالثہ ۲۰۱۳ء

۴۔ حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة، امام جلال الدین سیوطی، دار احیاء الکتب العربیۃ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکائہ، طبعہ اولیٰ ۱۹۶۷ء

۵۔طبقات الأولياء، امام سراج الدین عمر بن علی ابن ملقن، مکتبۃ الخانجی، قاہرہ، طبعہ اولیٰ، ۱۹۷۲ء

۶۔المدرسة الشاذلية وإمامها أبو الحسن الشاذلي، دکتور عبد الحلیم محمود، دار الکتب الحدیثۃ، مصر

۷۔أبو الحسن الشاذلي، محمد بوذینہ، دار الترکی للنشر، ترکی، ۱۹۸۹

مُقَدَّمَةُ حِزْبِ الْبَحْرِ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. بِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ. رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا، يَا مُيَسِّرَ كُلِّ عَسِيرٍ. بِحَقِّ: أَلِف بَاء تَاء ثَاء جِيم حَاء خَاء دَال ذَال رَاء زَاي سِين شِين صَاد ضَاد طَاء ظَاء عَيْن غَيْن فَاء قَاف كَاف لَام مِيم نُون هَاء وَاو لَام أَلِف يَاء. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ. جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مَا هُوَ أَهْلُهُ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا.

الفَاتِحَةُ

عَلٰى أَيِّ نِيَّةٍ يُرِيدُهَا صَاحِبُهَا

حِزْبُ الْبَحْر

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾. اللّٰهُمَّ يَا مَنْ جَعَلْتَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرُبَاتِ، فإِنَّنِيْ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ صُلِّيَتْ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ نَشْأَةٍ إِلَى مَا لَا نِهَايَةَ لِلْكَمَالاتِ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَفْتَحُ لَنَا بِهَا أَبْوَابَ الرِّضَا وَالتَّيْسِيْرِ، وَتُغْلِقُ بِهَا عَنَّا أَبْوَابَ الشَّرِّ وَالتَّعْسِيْرِ، وَتَكُوْنُ لَنَا بِهَا وَلِيًّا وَّنَصِيْرًا. أَنْتَ وَلِيُّنَا وَمَوْلَانَا فَنِعْمَ الْمَوْلىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ. اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ يا اللّٰهُ يا اللّٰهُ يا اللّٰهُ يا عَلِيُّ يا عَظِيمُ يا حَلِيمُ يا عَلِيمُ. أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي. فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَنِعْمَ الحَسْبُ حَسْبِي. تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ العَزِيزُ الرَّحِيمُ. نَسْأَلُكَ العِصْمَةَ فِي الحَرَكاتِ وَالسَّكَناتِ وَالكَلِماتِ وَالإِرَادَاتِ وَالخَطَراتِ وَاللَّحَظَاتِ وَالخَصَراتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُونِ وَالأَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الغُيُوبِ، فَقَدِ ﴿ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا، وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾. فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنا، وَسَخِّرْ لَنا هٰذا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام، وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا إِبْراهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام، وَسَخَّرْتَ

الْجِبالَ وَالْحَدِيْدَ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام، وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيَاطِينَ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا سُلَيْمانَ عَلَيْهِ السَّلَام، وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَيْنِ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَيْنِ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَيْنِ، وَسَخَّرْتَ كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الأَرْضِ وَالسَّماءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَبَحْرَ الدُّنْيا وَبَحْرَ الآخِرَةِ، وَسَخَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، سَخِّرْ لَنا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّماءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَبَحْرَ الدُّنْيا وَبَحْرَ الآخِرَةِ، سَخِّرْ لَنا كُلَّ شَيْءٍ يا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ. ﴿كٓهيعٓصٓ كٓهيعٓصٓ كٓهيعٓصٓ﴾. اللّٰهُمَّ انصُرْنا فَإِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ، وَافْتَحْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ، وَارْحَمْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ، وَاحْفَظْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ، وَاحْفَظْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ، وَاحْفَظْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ، وَارْزُقْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ، وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِين. وَهَبْ لَنَا رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ، وَانْشُرْها عَلَيْنَا مِنْ خَزائِنِ رَحْمَتِكَ، وَاحْمِلْنا بِهَا حَمْلَ الْكَرامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعافِيَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا أُمُورَنا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا وَالسَّلامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِيْنِنا وَدُنْيَانَا. وَكُنْ لَنا صاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَحَضَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَأَمْوَالِنَا. وَاطْمِسْ عَلَى وُجُوهِ أَعْدائِنَا، وَاطْمِسْ عَلَى وُجُوهِ أَعْدَائِنَا، وَاطْمِسْ عَلَى وُجُوهِ أَعْدَائِنَا. وَامْسَخْهُمْ عَلَى مَكانَتِهِمْ فَلا يَسْتَطِيْعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ إِلَيْنَا، وَامْسَخْهُمْ عَلَى مَكانَتِهِمْ فَلا يَسْتَطِيْعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ إِلَيْنا، وَامْسَخْهُمْ عَلَى مَكانَتِهِمْ فَلا يَسْتَطِيْعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ إِلَيْنا. ﴿وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ، وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ﴾. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿يسٓ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)، وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ، عَلَىٰ صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ، تَنْزِيْلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيْمِ، لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ ءَابَآؤُهُمْ فَهُمْ غَٰفِلُونَ، لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰٓ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ، إِنَّا جَعَلْنَا فِى أَعْنَٰقِهِمْ أَغْلَٰلًا فَهِىَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ، وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ فَأَغْشَيْنَٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ فَأَغْشَيْنَٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾. شَاهَتِ الْوُجُوهُ، شَاهَتِ الْوُجُوهُ، شَاهَتِ الْوُجُوهُ. ﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا﴾. ﴿طسٓمٓ طسٓمٓ طسٓمٓ﴾. ﴿حمٓ عٓسٓقٓ﴾. ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ﴾. ﴿حمٓ حمٓ حمٓ حمٓ حمٓ حمٓ حمٓ﴾. حُمَّ الْأَمْرُ وَجاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنا لا يُنْصَرُونَ، حُمَّ الْأَمْرُ وَجاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنا لا يُنْصَرُونَ، حُمَّ الْأَمْرُ وَجاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنا لا يُنْصَرُونَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿حمٓ، تَنزِيلُ الْكِتَٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾. بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا، تَبارَكَ حِيْطَانُنا، يسٓ سَقْفُنَا، كٓهيٰعٓصٓ كِفايَتُنا، حمٓ عٓسٓقٓ حِمايَتُنا، ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ﴾. بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا، تَبارَكَ حِيْطَانُنا، يسٓ سَقْفُنَا، كٓهيٰعٓصٓ كِفايَتُنا، حمٓ عٓسٓقٓ حِمايَتُنا، ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾. بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا، تَبارَكَ حِيْطَانُنا، يسٓ سَقْفُنَا، كٓهيٰعٓصٓ كِفايَتُنا، حمٓ عٓسٓقٓ حِمايَتُنا، ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيمُ﴾. سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُولٌ عَلَيْنا، وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ إِلَيْنا، بِحَوْلِ اللّٰهِ لا يُقْدَرُ عَلَيْنا. ﴿وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِم مُّحِيْطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ، فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾. سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُولٌ عَلَيْنا، وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ

إِلَيْنَا، بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا. ﴿وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ، فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾. سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُولٌ عَلَيْنَا، وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ إِلَيْنَا، بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا. ﴿وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ، فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾. ﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾. ﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾. ﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾. ﴿إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ ۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ﴾. ﴿إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ ۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ﴾. ﴿إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ ۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ﴾. ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾. ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾. ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾. بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّماءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّماءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّماءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيْرًا إِلىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

الدُّعَاء

ثُمَّ الْفَاتِحَةُ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ جَنَابِهِ الشَّرِيفِ هَدْيَةٌ وَاصِلَةٌ إِلَى سَيِّدِيْ عَبْدِ النَّاصِرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَسَيِّدِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَيِّدِيْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الشَّهِيْرِ وَسَيِّدِي الْخَيْرِ، بِإِسْنَادِهِمِ الْمُتَّصِلِ إِلَى سَيِّدِيْ عَلِيْ أَبِي الْحَسَنِ الشَّاذِلِيِّ وَإِلَى سَيِّدِيْ وَمَوْلَايِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ مَشِيْشٍ وَإِلَى أَهْلِ السِّلْسِلَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ. الفاتحة.

حِزْبُ النَّصر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اللّٰهُمَّ بِسَطْوَةِ جَبَرُوْتِ قَهْرِكَ، وَبِسُرْعَةِ إِغَاثَةِ نَصْرِكَ، وَبِغَيْرَتِكَ لِانْتِهَاكِ حُرُمَاتِكَ، وَبِحِمَايَتِكَ لِمَنِ احْتَمَى بِآيَاتِكَ، نَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يا سَرِيْعُ يَا مُنْتَقِمُ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهُ قَهْرُ الْجَبَابِرَةِ وَلَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ هَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَةِ مِنَ الْمُلُوكِ وَالْأَكَاسِرَةِ، أَنْ تَجْعَلَ كَيْدَ مَنْ كَادَنِيْ فِيْ نَحْرِهِ، وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ بِيْ عَائِدًا عَلَيْهِ، وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَ لِيْ وَاقِعًا فِيْهَا. وَمَنْ نَصَبَ لِيْ شَبَكَةَ الْخِدَاعِ اجْعَلْهُ يَا سَيِّدِيْ مُسَاقًا إِلَيْهَا وَمُصَادًا فِيْهَا وَأَسِيْرًا لَدَيْهَا. اللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ اِكْفِنَا هَمَّ الْعِدَاءِ، وَلَقِّهِمِ الرَّدَى، وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِيْبٍ فِدَاءً، وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَاجِلَ النِّقْمَةِ فِي الْيَوْمِ وَالْغَدَا. اللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ، اللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ، اللّٰهُمَّ أَقْلِلْ عَدَدَهُمْ، اللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، اللّٰهُمَّ أَوْصِلِ الْعَذَابَ إِلَيْهِمْ، اللّٰهُمَّ أَخْرِجْهُمْ عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ، وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْإِمْهَالِ، وَغُلَّ أَيْدِيَهِمْ، وَارْبُطْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، وَلَا تُبَلِّغْهُمُ الْآمَالَ. اللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَهُ مِنْ أَعْدَائِكَ انْتِصَارًا لِأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَوْلِيَائِكَ. اللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ لِأَحْبَابِكَ عَلٰى أَعْدَائِكَ، اللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ لِأَحْبَابِكَ عَلٰى أَعْدَائِكَ، اللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ لِأَحْبَابِكَ عَلٰى أَعْدَائِكَ. اللّٰهُمَّ لَا تُمَكِّنِ الْأَعْدَاءَ فِيْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا، اللّٰهُمَّ لَا تُمَكِّنِ الْأَعْدَاءَ فِيْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا، اللّٰهُمَّ لَا

تُمَكِّنِ الْأَعْدَاءَ فِيْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا. حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ. حُمَّ الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ. حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا مِمَّا نَخَافُ. اللّٰهُمَّ قِنَا شَرَّ الْأَسْوَاءِ، وَلَا تَجْعَلْنَا مَحَلًّا لِلْبَلْوَى. اللّٰهُمَّ أَعْطِنَا أَمَلَ الرَّجَاءِ وَفَوْقَ الْأَمَلِ. يا هُوَ يا هُوَ يا هُوَ. يَا مَنْ نَسْأَلُهُ بِفَضْلِهِ لِفَضْلِهِ، نَسْأَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ. إِلٰهِيْ اَلْإِجَابَةَ اَلْإِجَابَةَ. يَا مَنْ أَجَابَ نُوْحًا فِيْ قَوْمِهِ، وَيَا مَنْ نَصَرَ إِبْرَاهِيمَ عَلىٰ أَعْدَائِهِ، وَيَا مَنْ رَدَّ يُوسُفَ عَلىٰ يَعْقُوْبَ، يَا مَنْ كَشَفَ ضُرَّ أَيُّوْبَ، يَا مَنْ أَجَابَ دَعْوَةَ زَكَرِيَّا، يَا مَنْ قَبِلَ تَسْبِيْحَ يُوْنُسَ بْنَ مَتّٰى، نَسْأَلُكَ بِأَسْرَارِ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ أَنْ تَقْبَلَ مَا بِهِ دَعَوْنَاكَ، وَأَنْ تُعْطِيَنَا مَا سَأَلْنَاكَ. أَنْجِزْ لَنَا وَعْدَكَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ لِعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. اِنْقَطَعَتْ آمَالُنَا وَعِزَّتِكَ إِلَّا مِنْكَ، وَخَابَ رَجَاؤُنَا وَحَقِّكَ إِلَّا فِيْكَ.

إِنْ أَبْطَأَتْ غَارَةُ الْأَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ ... فَأَقْرَبُ الشَّيْءِ مِنَّا غَارَةُ اللّٰهِ

يَا غَارَةَ اللّٰهِ جِدِّيْ فِي السَّيْرِ مُسْرِعَةً ... فِيْ حَلِّ عُقْدَتِنَا يَا غَارَةَ اللّٰهِ

عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَجَارُوْا ... وَرَجَوْنَا اللّٰهَ مُجِيْرًا

وَكَفَى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ... وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ نَصِيْرًا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. سَلَامٌ عَلىٰ نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ. اِسْتَجِبْ لَنَا آمين آمين آمين. ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

Hizb Al-Bahr
(The Litany of the Sea)

I seek refuge in Allah, the All-Hearing, the All-Knowing, from the accursed Satan, in the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful. Indeed, Allah and His angels send blessings upon the Prophet (ﷺ). O you who believe! Send blessings upon him and greet him with peace. O Allah! You have made sending blessings upon Your beloved Prophet ﷺ one of the greatest acts of worship. So, I seek nearness to You through all the blessings that have ever been sent upon him, from the beginning of creation to eternity. O Allah! Send blessings upon our master Muhammad ﷺ and his family, blessings that open for us the doors of Your pleasure and ease, blessings that close for us the doors of evil and hardship, blessings that make You our Guardian and our Helper. You are our Lord and our Master, and what a wonderful Lord and Helper You are! O Allah! We ask You, O Allah, O Allah, O Allah, O Most High, Most Great, Most Forbearing, Most Knowing. You are my Lord, and Your knowledge is enough for me. What a great Lord You are, and what a great sufficiency You provide! You help whomever You will, and You are the Almighty, the Most Merciful. We ask You, O Allah, for protection in all our movements, stillness, words, intentions, thoughts, and moments. Protect our hearts from doubts, suspicions, and illusions that keep us away from knowing the unseen truth. Indeed, the believers were tested and shaken with a severe earthquake. And the hypocrites and those with sickness in their hearts said: "Allah and His Messenger promised us nothing but deception."

So, make us firm and grant us victory. Make this sea submissive to us, just as You made the sea submissive to our master Musa (Moses, peace

be upon him). Make the fire harmless for us, just as You made the fire harmless for our master Ibrahim (Abraham, peace be upon him). Make the mountains and iron obedient to us, just as You made them obedient to our master Dawud (David, peace be upon him). Make the winds, devils, jinn, and humans submissive to us, just as You made them submissive to our master Sulaiman (Solomon, peace be upon him). Make everything in the heavens and the earth, everything in Your dominion and Your kingdom, everything in this world and the hereafter, submissive to Your beloved Prophet Muhammad (ﷺ) and to us. O Allah, the One in Whose hand is the kingdom of all things, make everything in this world and the hereafter submissive to us! Kaf-Ha-Ya-‘Ayn-Sad, Kaf-Ha-Ya-‘Ayn-Sad, Kaf-Ha-Ya-‘Ayn-Sad. O Allah! Grant us victory, for You are the best of helpers. O Allah! Grant us success, for You are the best of openers. O Allah! Forgive us, for You are the best of forgivers. O Allah! Have mercy on us, for You are the best of the merciful. O Allah! Protect us, for You are the best of protectors. O Allah! Provide for us, for You are the best of providers. Guide us and save us from the wrongdoers. O Allah! Grant us a gentle and favorable wind, as You know best, send it to us as a blessing from Your treasures of mercy, carrying us with it in honor, safety, and well-being in our religion, our world, and our hereafter. Indeed, You have power over all things. O Allah! Make our affairs easy and grant peace to our hearts and bodies, safety in our faith, and security in our lives. Be our companion in our travel and our protector in our homes and wealth. Blind the faces of our enemies! Turn them into lifeless beings so that they cannot move forward or retreat towards us. If We willed, We could blind their eyes so that they struggle to find the path, but how would they see? And if We willed, We could change them in their places, so they would be unable to move forward or go back. In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful. Ya-Sin. By the wise Quran, you are indeed among the messengers, on a straight path, a revelation from the Almighty, the Most Merciful. To warn people whose forefathers were not warned, they are unaware. Indeed, the Word has been proven true against most of them, so they do not believe. We have placed chains around their necks up to their chins, so they are raised up and unable to look down. And We have placed a barrier before them and a barrier behind them, and We have covered them so they cannot see. May their faces be disfigured! And the faces

will humble themselves before the Ever-Living, the Sustainer. And the one who carries injustice will surely be ruined. Taa-Seen-Meem, Taa-Seen-Meem, Taa-Seen-Meem. Ha-Meem-'Ayn-Seen-Qaaf. He released the two seas, meeting side by side, between them is a barrier they do not cross. Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem. The command has been decreed, victory has come, and they will not be victorious over us. In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful. Ha-Meem The revelation of the Book is from Allah, the Almighty, the All-Knowing, the Forgiver of sins, the Accepter of repentance, severe in punishment, and the Owner of great bounty. There is no god but Him. To Him is the final return. In the name of Allah is our door, blessed is our wall, Ya-Sin is our ceiling, Kaf-Ha-Ya-'Ayn-Sad is our sufficiency, Ha-Meem-'Ayn-Seen-Qaaf is our protection. So, Allah will suffice you against them, for He is the All-Hearing, the All-Knowing. The covering of the Throne is over us, and the Eye of Allah watches over us. With Allah's power, no one can harm us. Indeed, Allah is all around them. (Their denial has no effect on the Quran). Rather, it is a Glorious Quran, preserved in a well-guarded tablet. Allah is the best protector, and He is the most merciful of those who show mercy. My protector is Allah, who revealed the Book, and He takes care of the righteous. Allah is enough for me. There is no god but Him. Upon Him I rely, and He is the Lord of the Mighty Throne. In the name of Allah, with Whose name I seek blessings, and with whose name nothing in the heavens or the earth can cause harm. He is the All-Seeing and the All-Knowing. There is no power and no strength except with Allah, the Most High, the Most Great. May Allah's peace and blessings be upon our master Muhammad ﷺ, his family, and companions, abundantly until the Day of Judgment. All praise is for Allah, the Lord of the worlds.

Hizb Al-Nasr

(The Litany of Victory)

In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful. O Allah! By the power of Your majestic might, by the speed of Your victorious help, by Your honor in protecting Your sacred limits, and by Your protection for those who seek refuge in Your verses, We ask You, O Allah, O All-Hearing, O Near One, O Answerer of prayers, O Swift One, O Avenger, O One with mighty punishment, O Dominant One, O All-Powerful One, O the One whom no tyrant can escape, and no rebellious king or ruler is too great for You to destroy. O Allah! Make the plots of those who plan against me fall back upon them, let the schemes of those who deceive me return to them, and let those who dig a pit for me fall into it themselves. Whoever sets a trap of deception for me, O my Master! Make them walk into it themselves, let them be caught in it, and let them be imprisoned by it. O Allah! By the truth of (Kaf-Ha-Ya-‘Ayn-Sad), protect us from the worries of enemies, destroy them, and make them a ransom for every loved one. O Allah! Send upon them Your swift punishment, today and tomorrow. O Allah! Disperse them! O Allah! Scatter their unity! O Allah! Reduce their numbers! O Allah! Make the disaster fall upon them! O Allah! Send torment upon them! O Allah! Expel them from Your patience! O Allah! Take away the delay You have granted them! O Allah! Bind their hands and seal their hearts! Do not let them reach their desires! O Allah! Tear them apart completely, just as You have torn apart Your enemies for the victory of Your Prophets, Messengers, and Saints. O Allah! Grant us victory just as You granted victory to Your beloved ones over Your enemies. O Allah! Grant us victory just as You granted victory to Your beloved ones over Your enemies. O Allah! Do not give our enemies control over us, nor let them overpower us due to our sins.

(Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem, Ha-Meem.) The command has been decreed! Victory has arrived! Our enemies will never be victorious over us. (Ha-Meem-'Ayn-Seen-Qaaf) is our protection from whatever we fear. O Allah! Protect us from all types of evil. Do not make us a target of trials and tribulations. O Allah! Grant us hope and more than we hope for. O Allah! O the One whom we ask through His grace for His grace! We ask You for immediate help, immediate help! O my Lord! Answer our prayers, answer our prayers! O the One who answered the prayer of Noah (Nuh, peace be upon him) against his people! O the One who granted victory to Ibrahim (Abraham, peace be upon him) over his enemies! O the One who reunited Yusuf (Joseph, peace be upon him) with Yaqub (Jacob, peace be upon him)! O the One who removed the suffering of Ayyub (Job, peace be upon him)! O the One who accepted the prayer of Zakariya (Zechariah, peace be upon him)! O the One who accepted the glorification of Yunus (Jonah, peace be upon him) in the belly of the whale!

We ask You by the secrets of these prayers to accept what we have asked of You and to grant us what we have requested from You. Fulfill for us the promise that You have made to Your believing servants! There is no god but You! O Allah, You are free from all flaws. Indeed, I was among the wrongdoers. All our hopes are cut off except from You. All our expectations are lost except in You. If the rescue from people is delayed and seems far away, then the closest thing to us is the rescue from Allah. O help of Allah! Hurry! Rush to untie our knots! O help of Allah! Our enemies have attacked us and transgressed against us. We seek Allah as our protector, and Allah is sufficient as a Guardian, and Allah is sufficient as a Helper. Allah is enough for us, and He is the best Trustee! There is no power and no strength except with Allah, the Most High, the Most Great! Peace be upon Noah among all the worlds. Answer our prayer, O Allah! Ameen! So, the wrongdoers were completely destroyed, and all praise is for Allah, the Lord of all the worlds. And may Allah send His peace and blessings upon our master Muhammad (ﷺ), his family, and his companions.

حزب البحر اُردو ترجمہ

میں شیطانِ مردود سے اللہ تعالی کی پناہ میں آتا ہوں کہ جو ذات سب کچھ سننے والی اور سب کچھ جاننے والی ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم بھی اُن پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ اے اللہ، اے وہ ذات کہ آپ نے تو اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیجنے کو نیک اعمال میں سب سے افضل عمل قرار دیا۔ سو میں اُن تمام دُرودوں کے ذریعے آپ کا قرب حاصل کرنے کا خواہاں ہوں جو محبوب ﷺ پر اول ابتدا سے لے کر کمالات کی انتہا تک بھیجے گئے ہیں۔ اے اللہ، ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر ایسا درود نازل فرما کہ جس کی برکت سے آپ ہمارے لیے اپنی رضا اور آسانیوں کے دروازے کھول دیں، اور جس کی برکت سے آپ ہمارے لیے برائی اور مشکلات کے دروازے بند کر دیں، اور جس کی برکت سے آپ ہمارے سرپرست اور مددگار بن جائیں۔ آپ ہی ہمارے سرپرست اور آقا ہیں۔ آپ کتنے اچھے آقا اور کتنے اچھے مددگار ہیں۔ اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے برتر، اے عظیم ذات، اے بردبار، اے سب کچھ جاننے والے، ہم آپ ہی سے مانگتے ہیں۔ آپ ہی میرے پروردگار ہیں۔ اور آپ ہی کا علم مجھ کو کافی ہے۔ میرا پروردگار کیا ہی اچھا پروردگار ہے۔ اور مجھے کافی ہو جانے والا کیا ہی خوب کافی ہو جانے والا ہے۔ آپ جس

کی چاہیں مدد فرمادیتے ہیں۔ اور آپ ہی غالب اور مہربان ہیں۔ ہم آپ سے حفاظت مانگتے ہیں تمام حرکات وسکنات، تمام باتوں، ارادوں، خیالات، لحات اور حضوریوں میں شکوک وگمان سے اور اُن وہموں سے جو پوشیدہ باتوں کی اطلاع پانے میں دلوں پر حجاب بن جانے والے ہیں۔ کیونکہ یہ تو یقینی بات ہے کہ ایمان والوں کی بڑی آزمائش ہوئی اور انہیں ایک سخت بھونچال میں ڈال کر ہلا ڈالا گیا۔ اور اس وقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے، یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ لہذا ہم کو ثابت قدم رکھیے اور ہماری مدد فرمائیے۔ اور ہمارے لئے اِس دریا کو ایسے کارآمد کر دیجیے جیسا کہ ہمارے آقا اور سردار موسیٰ علیہ السلام کے لئے آپ نے دریا کو کارآمد کر دیا تھا۔ اور ہمارے آقا اور سردار ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو کارآمد کر دیا تھا۔ اور ہمارے آقا اور سردار داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں اور لوہے کو تابع کر دیا تھا۔ اور ہمارے آقا اور سردار سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں، شیطانوں، جِنوں اور انسانوں کو تابع کر دیا تھا۔ اور آپ نے جِنوں، انسانوں، زمین وآسمان اور اپنی سلطنت وبادشاہت میں موجود ہر دریا، دنیا وآخرت کے دریا، حتی کہ ہر چیز کو ہمارے آقا اور سردار محمد ﷺ کے لئے تابع کر دیا۔ آپ ہمارے لئے اپنے ہر اس دریا کو کارآمد کر دیجیے جو زمین وآسمان میں اور آپ کی سلطنت اور بادشاہت میں ہے، اور دنیا وآخرت کے دریا کو بھی، اور ہمارے لئے ہر چیز کو کارآمد کر دیجیے، اے وہ ذات کہ جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی ملکیت ہے۔ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ اے اللہ، آپ ہماری مدد فرمائیے کیونکہ آپ سب سے بہترین مدد فرمانے والے ہیں۔ اور ہمیں فتح عطا فرمائیے کیونکہ آپ سب سے بہترین فتح عطا فرمانے والے ہیں۔ اور ہماری بخشش فرمائیے کیونکہ آپ سب سے بہترین بخشش

فرمانے والے ہیں۔ اور ہم پر رحم فرمائیے کیونکہ آپ سب سے بہترین رحم فرمانے والے ہیں۔ اور ہماری حفاظت فرمائیے کیونکہ آپ سب سے بہترین حفاظت فرمانے والے ہیں۔ اور ہمیں رزق عطا فرمائیے کیونکہ آپ سے بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔ اور ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجیے اور ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما دیجیے۔ اور ہمیں ایک ایسی پاکیزہ ہوا عنایت کر دیجیے جیسی کہ وہ آپ کے علم میں ہے۔ اور اسے اپنی رحمت کے خزانوں سے ہم پر چلا دیجیے۔ اور ہمیں اس ہوا کے ذریعے سے عزت کے ساتھ اور دین ودنیا اور آخرت کے امن وچین کے ساتھ لے چلیے۔ کیونکہ آپ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔ اے اللہ ہمارے دلوں اور جسموں کی راحت اور دین ودنیا کی سلامتی وعافیت کے ساتھ ہمارے لئے ہمارے تمام کاموں کو آسان فرما دیجیے۔ اور ہمارے سفر وحضر میں ہمارے ساتھ ہو جائیے اور ہمارے پیچھے ہمارے گھربار اور اموال کے محافظ بن جائیے۔ اور ہمارے دشمنوں کے چہرے بگاڑ دیجیے۔ اور ان کی اپنی جگہ پر ہی ان کی صورتیں اس طرح مسخ کر دیجیے کہ وہ نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ ہماری طرف آسکیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں ملیا میٹ کر دیں پھر یہ راستے کی تلاش میں بھاگے پھریں، لیکن انہیں کہاں کچھ سجھائی دے گا؟ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے ان کی صورتیں اس طرح مسخ کر دیں کہ یہ نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔ شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔ یٰسٓ۔ حکمت بھرے قرآن کی قسم! تم یقیناً پیغمبروں میں سے ہو۔ بالکل سیدھے راستے پر! یہ قرآن اس ذات کی طرف سے اتارا جا رہا ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے جس کی رحمت بھی کامل۔ تاکہ تم ان لوگوں کو خبردار کرو جن کے باپ دادوں کو پہلے خبردار نہیں کیا گیا تھا، اس لئے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان

میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں بات پوری ہو چکی ہے، اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جو ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور اس وجہ سے ان کے سر اوپر کو اٹھے رہ گئے ہیں۔ اور ہم نے ایک آڑ اُن کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک آڑ اُن کے پیچھے کھڑی کر دی ہے، اور اس طرح انہیں ہر طرف سے ڈھانک لیا ہے جس کے نتیجے میں انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ بگڑ جائیں چہرے دشمنوں کے۔ اور سارے کے سارے چہرے حی وقیوم کے آگے جھکے ہوں گے، اور جو کوئی ظلم کا بوجھ لاد کر لایا ہو گا نامراد ہو گا۔ طٰسٓمٓ طٰسٓمٓ طٰسٓمٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا کہ وہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں۔ پھر بھی اُن کے درمیان ایک آڑ ہوتی ہے کہ وہ دونوں اپنی حد سے بڑھتے نہیں۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ۔ معاملہ شدت کو پہنچا اور پھر خدا تعالیٰ کی مدد آگئی سو اب وہ دشمن ہم پر فتح نہیں پا سکتے۔ شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔ حٰمٓ۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو بڑا صاحبِ اقتدار، بڑے علم کا مالک ہے۔ جو گناہ کو معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑی طاقت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے۔ اور سورتِ تبارک ہماری چہار دیواری ہے۔ یٰسٓ ہماری چھت ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ہم کو کافی ہے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ہماری پناہ ہے۔ اب اللہ تمہاری حمایت میں عنقریب ان سے نمٹ لے گا، اور وہ ہر بات سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔ عرش کا پردہ ہم پر چھوٹا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پا سکے گا۔ اور اللہ نے ان کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ (ان کے جھٹلانے سے قرآن پر کوئی اثر نہیں پڑتا) بلکہ یہ بڑی عظمت والا

حزب النصر اُردو ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔ اے اللہ، تیرے قہر کی طاقت کے غلبے کی قسم، تیری نصرت کی فوری امداد کی قسم، حدود کی پامالی کے خلاف تیری غیرت کی قسم اور تیری آیات کی پناہ لینے والے کے لئے تیری حفاظت وحمایت کی قسم، اے اللہ، اے سب کچھ سننے والے، اے سب سے قریب، اے سب کی پکار کا جواب دینے والے، اے فوری جزا دینے والے، اے انتقام لینے والے، اے سخت پکڑ والے، اے طاقت ور، اے لامحدود غلبہ رکھنے والے، اے وہ ذات جسے ظالموں اور طاقت ور لوگوں کا غلبہ عاجز نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہٹ دھرم بادشاہوں اور سلاطین کی ہلاکت اس کے لئے دشوار ہے، ہم تجھ سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ میرے خلاف چال چلنے والے کی چال کو اسی کے گلے میں گھونپ دے۔ اور مجھ سے فریب کرنے والے کے فریب کو اسی پر لوٹا دے۔ اور میرے لئے گڑھا کھودنے والے کو اسی کے گڑھے میں گرا دے۔ اور اے میرے مالک میرے لئے دھوکے کا جال بچھانے والے کو اسی جال کی طرف چلتا کر دے اور اسے اس جال کا شکار اور قیدی بنا دے۔ اے اللہ حروف مقطعات کٓهٰیٰعٓصٓ کے طفیل دشمنی کے غم کے حوالے سے تُو ہمیں کافی ہو جا۔ اور ان دشمنوں پر ہلاکت ڈال دے۔ اور ان کو ہمارے ہر محبوب دوست کا فدیہ بنا دے۔ اور ان پر آج کل میں ہی فوری سزا مسلط کر دے۔ اے اللہ، ان کی وحدت کو

پارہ پارہ کردے۔ اے اللہ، ان کے اتفاق میں پھوٹ ڈال دے۔ اے اللہ، ان کی تعداد میں قلت پیدا کردے۔ اے اللہ، مصیبت کی گردش ان پر ڈال دے۔ اے اللہ، ان تک اپنا عذاب پہنچادے۔ اے اللہ، ان کو اپنی بردباری کے دائرے سے نکال باہر کردے۔ اور ان سے اپنی مہلت کی امداد ہی چھین لے۔ اور ان کے ہاتھوں کو جکڑ دے۔ اور ان کے دلوں کو باندھ دے۔ اور ان کو ان کی آرزوؤں تک کبھی نہ پہنچا۔ اے اللہ، تو ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بالکل اس طرح تتر بتر کردے جیسے تو نے اپنے انبیاء، رسولوں اور اولیاء کی مدد کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اے اللہ، تو ہماری ایسی مدد کر جیسی تو نے اپنے دشمنوں کے خلاف اپنے محبوب بندوں کی مدد کی۔ اے اللہ، ہمارے دشمنوں کو ہمارے اوپر قابو نہ پانے دینا اور نہ ہی ہمارے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہم پر مسلط کرنا۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ۔ معاملہ شدت کو پہنچا اور پھر خدا تعالی کی مدد آگئی سو اب وہ دشمن ہم پر فتح نہیں پاسکتے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ہمارا اُن چیزوں کے مقابلے میں بچاؤ ہے جن سے ہم خوف زدہ ہیں۔ اے اللہ، ہمیں بُرے لوگوں کے شر سے بچا۔ اور ہمیں آزمائش کا محور نہ بنا۔ اے اللہ، ہمیں ہماری تمنائیں اور آرزوئیں عطا کر، بلکہ امید سے بڑھ کر عطا کر۔ اے اللہ، اے وہ ذات کہ جس کے فضل کا واسطہ دے کر ہم اس سے اس کا فضل مانگتے ہیں۔ ہم تجھ سے فوری اور جلدی مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ، دعائیں قبول کر۔ اے وہ ذات کہ جس نے نوح علیہ السلام کی دعا ان کی قوم کے بارے میں قبول کی۔ اور اے وہ ذات کہ جس نے ابراہیم علیہ السلام کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ اور اے وہ ذات کہ جس نے یوسف علیہ السلام کو دوبارہ یعقوب علیہ السلام سے ملایا۔ اے وہ ذات کہ جس نے ایوب علیہ السلام کی تکلیف کو دور کیا۔ اے وہ ذات کہ جس

نے زکریا علیہ السلام کی دعا کو قبول کیا۔ اے وہ ذات کہ جس نے یونس علیہ السلام کے کلماتِ تسبیح کو قبول کیا۔ ہم انبیاء کی ان دعاؤں کی پُر اسراریت کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ تو ہماری دعائیں قبول کر اور جو کچھ ہم نے تجھ سے مانگا ہے وہ ہمیں عطا کر۔ اپنے مؤمن بندوں سے جو تو نے وعدہ کر رکھا ہے اپنے اس وعدے کو ہمارے لئے پورا کر دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصور وار ہوں۔ تیری عزت کی قسم ہماری امیدیں سوائے تیرے سب سے ختم ہو گئیں ہیں۔ تیرے حق عبودیت کی قسم سوائے تیرے کسی سے بھی ہماری توقعات بار آور نہیں ہوئیں۔ اگر قریبی رشتوں کی مدد سست پڑ گئی ہے اور ہم سے دور ہو گئی ہے تو ہمارے لیے سب سے قریب ترین چیز اللہ کی مدد ہے۔ اے اللہ کی مدد ہماری مشکل حل کرنے کے لئے فوری اور تیز چل۔ اے اللہ کی مدد ظالموں نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا اور ہم نے تو اللہ ہی سے بطور پناہ دینے والے کے امید رکھی۔ اور دوست بننے کے لئے بھی اللہ کافی ہے اور مددگار بننے کے لئے بھی اللہ کافی ہے۔ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی برتر اور عظیم ذات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ سلام ہو نوح (علیہ السلام) پر دنیا جہان کے لوگوں میں۔ ہماری دعا قبول فرما آمین۔ اور اب اس کے بعد جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی، اور تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام نازل ہو۔

THE MAUSOLEUM OF IMAM ABU AL-HASAN AL-SHADHILI رحمة الله عليه

+92-336-2342386
admin@cokiri.net
cokiri.net
www.drumairsiddiqui.com
@cityofknowledgeiri
ITQAN PUBLISHERS